نظامِ جماعت احمدیہ کا نظامِ عدل وانصاف

میرے عزیز احمدی بھائیو اور بہنو! خرابیوں کو چھپانا خرابیوں کو بڑھانے کے مترادف ہوتا ہے۔ حقیقتاً آج جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ یہاں کسی بھی اثر ورسوخ والی شخصیت کو کچھ بھی کرنے کی آزادی ہے قطع نظر اس سے کہ سیاہ کیا ہے اور سفید کیا ہے، صرف چھپ چھپا کر کرنے کی شرط بعض دفعہ لاگو ہو جاتی ہے۔

اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عمومی طور پر انفرادی حدود وقیود کے قوانین موجود نہیں ہیں اور اگر کہیں تھوڑے بہت ہیں تو اُن پر عمل کرنا عام طور پر عہدیداروں کی بلند وبالا اور خودساختہ شان کے خلاف سمجھا جاتا ہے اور ان کا اپنا کہا ہی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ عام سی بات ہے کہ وصیت کے نظام کے لیے ہر طرح کے اور ہر پہلو سے باتوں کو تحریر میں لایا جا چکا ہے اور تمام ضروری سمجھے جانے والی قانون سازی کی جا چکی ہے۔ ہر احمدی کو چاہے وہ مانگے یا نہ مانگے، نظامِ وصیت کی جزویات تک کی تفصیلات مہیا کی جاتی ہیں۔ مگر جو نظام اسلامی معاشرتی تنظیم کی بنیادی اِکائی ہے جس کے بغیر انسانی معاشرہ حیوانی معاشرہ بن جاتا ہے، جس کی طرف قرآن پاک اور شریعت محمدیؐ کے واضح احکامات اور ارشادات موجود ہیں، اُس نظام عدل وانصاف یعنی نظامِ قضاء کے لیے کوئی قدم ٹھوس بنیادوں پر نہیں اٹھایا جاتا۔ وجہ کیا ہے جو آج تک نظامِ قضاء سے متعلق قوانین کو منظّم و مربوط نہیں کیا گیا اور ان تک ایک عام احمدی کو رسائی نہیں دی گئی۔

میرے عزیز احمدی بھائیو اور بہنو! آپ میں سے کتنے لوگ یہ باتیں جانتے ہیں کہ نظامِ قضاء میں ایک عام احمدی کی قسمت کے متعلق فیصلے صادر کرنے والے قاضیوں کے انتخاب کا کیا طریق ہے، قاضی بننے کے لیے کردار کی کن خوبیوں کا دیکھا جانا اور ان کا قاضیوں میں موجود ہونا ضروری ہے،

قاضیوں کی کم از کم دینی اور دنیاوی تعلیم کتنی ہونی چاہیے،قاضیوں کا تقرر کن بنیادوں پر کون کرتا ہے، قاضیوں کے لیے کیا کوئی ضابطہ اخلاق بھی مقرر کیا گیا ہے یا نہیں، اگر مقرر ہے تو کس حد تک اس پر عمل ہوتا ہے، قاضیوں کو کس حد تک قضاء کے قوانین میں ردوبدل کا کتنا اختیار ہے، قاضیوں کے لیے قرآن پاک ،سنت نبویؐ، فقہ کی بالادستی کی کیا اہمیت ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ سب وہ سوالات ہیں جن کو ایک عام احمدی جس سے نظام جماعت کی اطاعت کی توقع کی جاتی ہے جاننا چاہتا ہے کیونکہ آج چند گندی مچھلیوں نے سارے تالاب کو گندا کر رکھا ہے اور اس لیے لوگ اندھے اعتقاد سے باہر نکل کر قرآن پاک کے ارشادات کے مطابق خود سے معلوم کرنا چاہتے ہیں تا کہ سنی سنائی باتوں کی بجائے جو کہ اکثر سچ کو دبانے کے لیے پھیلائی گئی ہوتی ہیں اس طرح کے معاملات کے خود سے جوابات ڈھونڈے اور کھرے کھوٹے کی تمیز حاصل کر سکے۔

سچی مگر کڑوی حقیقت یہی ہے کہ جتنی معلومات نظام وصیت کے متعلق لوگوں کو حاصل ہیں اُس کے مقابلہ میں چندہ دینے والے بیچارے عام احمدی کو نظامِ قضاء کے متعلق عشرِ عشیر بھی حاصل نہیں ہیں، قضاء کے قوانین کے عام سے عام پہلوؤں کو بھی چھپایا جاتا ہے اور شاید یہی واحد وجہ ہے جو نظامِ قضاء پر کسی بھی قسم کا کوئی ایک بھی معلوماتی کتابچہ موجود نہیں ہے البتہ اس کے مقابل پر نظامِ وصیت کے کئی کتابچے اور پھر کئی زبانوں میں موجود ہیں۔

میرے عزیز احمدی بھائیو اور بہنو حقیقتِ احوال پکار پکار کر بتا رہی ہے کہ

1۔ چند بدنیت اور خودغرض افراد محکمہ قضاء کے ذریعے جماعت احمدیہ سے وابسطہ افراد کو اپنے قابو میں رکھنا چاہتے ہیں، جیسے مقامی عدالتوں کے ذریعہ ظالم مگر کمزور حکمران آمریت کے ادوار میں عوام کو دبا کر رکھتے رہے ہیں

2۔وصیت سے چونکہ آمدن آتی ہے اس لیے اُس پر لاشعوری طور پر توجہ زیادہ ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

3۔اگر قضاء کے نظام وانتظام کا مفصل پتا عام احمدیوں کو چل گیا تو محکمہ قضاء سے متعلقہ چند ٹاؤٹوں کی دوکانداری ختم ہو جائے گی

4۔عدل وانصاف کی اہمیت نظامِ جماعت میں مجموعی طور پر کم ہے اور عدل وانصاف کو وہ اہمیت عہدیدارانِ نظامِ جماعت نہیں دیتے جو اِسکی قرآنِ پاک کے مطابق ایک اسلامی معاشرہ میں موجود ہونی چاہیے۔

5۔عدل وانصاف پر تعینات محکمہ قضاء پر کوئی موثر جانچ پڑتال کا نظام موجود نہیں ہے، اِس لیے بھی بدنیت ،بداطوار اور نامکمل شخصیتیوں کے مالک اثر ورسوخ والے افراد اسے گھر کی لونڈی سمجھتے ہیں۔

6۔عہدیداروں کی ذاتی اخلاقی کمزوری کے باعث فقہِ احمدیہ کو محکمہ قضاء کے لیے بنیادی ورہنما اصولوں کی کتاب نہ سمجھنے کی وجہ سے مختلف علاقوں کے قضاء بورڈ بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں اور اسی لیے ان کے قوانین خاص کر عائلی قوانین ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور ہر قضاء بورڈ اپنے اپنے مفاد کے تحت اُنھیں توڑ مڑور کر استعمال کر رہا ہے اور ایک ہی جیسے معاملہ کے لیے ان سب میں قوانین کا تضاد موجود ہے۔

7۔ثبوتوں اور شہادتوں کو اور مقدماتِ قضاء کو نظامِ وصیت کی طرح کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا جاتا جو کہ واضع ثبوت ہے کہ چند بڑے مفسد اور فاسق عہدیداروں کی پہنچ کہاں کہاں تک ہے۔

یہ سب اس طرف واضح اشارہ دے رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کی عدالتیں عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے آزاد نہیں ہیں بلکہ کھلم کھلا اثر ورسوخ رکھنے والوں کی غلام ہیں۔ یہ اثر

رسوخ رکھنے والے یا تو جماعتی عہدیدار ہیں یا اُن کی سرپرستی میں رہنے والے مخصوص افرادِ جماعت ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ **کیا ایسی غلام عدالتیں افرادِ جماعت کے مفاد میں ہیں** اور کیا ان غلام عدالتوں کے ذریعہ نظامِ جماعت کو حقیقی عدل و انصاف کی بنیادوں پر چلایا جا سکتا ہے۔

میرے عزیز احمدی بھائیو اور بہنو **یہ فیصلہ اب اپنے ضمیر سے پوچھ کر عام احمدیوں نے کرنا ہے کہ کیا قرآن و سنت پر چلنے میں موجودہ نظامِ جماعت معاون ہے یا روک بن رہا ہے؟ طاقت کا سرچشمہ عام احمدی ہیں**۔ انھی کے دیے ہوئے چندوں پر سب اچھے برے عہدیدار اور نظامِ جماعت، دونوں چلتے ہیں۔ ہے کوئی جوان سچے حقائق کا تسلی بخش جواب دے سکے اور جواب بھی سچا ہو؟

والسلام خاکسارہ

فائزہ لقمان!